۶۲، اشراق/۱۰۶، ۱۰۷، ۱۳۰-۱۲۲ وغیرہ۔

اسی سلسلے کا ایک تیسرا نکتہ جو ان نمبروں سے ابھر کر آتا ہے وہ امت میں جماعت سازی کی عدم ضرورت کا ہے۔ جس کا ان میں حسب معمول ایک سے زیادہ بار اعادہ ہے۔ تدبر/۵۸، اشراق/۲۴ وغیرہ۔ اس کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا ضروری ہے۔ جماعت اسلامی میں یہ اول دن سے کہا گیا اور وہ آج تک اس پر اسی طرح قائم ہے کہ اس جماعت سے کسی کی وابستگی اس 'الجماعۃ' سے وابستگی نہیں ہے جس سے نکل جانے کے بعد فرمان نبوت کے بموجب آدمی اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔ بانی جماعت کے بیان سے اس کی حقیقت مزید صاف ہو جاتی ہے جو محترم مولانا عمری کے لفظوں میں 'مل جل کر دین کی خدمت اور سربلندی کے لیے جدوجہد کا دوسرا نام ہے'۔ اپنی اس حیثیت میں جماعت سازی کے محمود و مستحسن ہونے میں کلام نہیں ہو سکتا۔ جبکہ اگر مسئلہ کی صحیح تنقیح یہ سامنے آئے کہ آج کے دور میں اجتماعیت کے بغیر دعوت دین اور خدمت دین کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا جب کہ یہ چیزیں امت پر واجب ہیں، فقہ کا اصول ہے 'مالا یتم الواجب الا بہ فہو واجب' اس اصول کے تحت جماعت سازی واجب قرار پا جاتی ہے۔ ہاں 'الجماعۃ' کا مصداق نہ ہونے سے اس سے علیحدگی کسی کے دین و ایمان کے لیے قادح نہیں ہے۔ دین کی خدمت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جماعت سے وابستگی کوئی گناہ کا کام نہیں بلکہ کار اجر و ثواب ہے جس سے اس درجہ بیزاری کے اظہار کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی جیسا کہ ان خاص نمبروں میں جا بجا جھلکتا ہے۔ خود مولانا اصلاحی کے منتسبین کا حلقہ 'دانش سرا' علم و تحقیق کے دائرے سے آگے بڑھ کر بلکہ اس کو نظر انداز کرتے ہوئے جماعت اور تحریک کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے جو اس کے حسب حال نہیں ہے اور اس سے دور رہنے ہی میں اس کا فائدہ ہے۔ ان نمبروں میں تدبر قرآن کی روشنی میں جملہ علوم کی تدوین نو کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اشراق/۹۰، ۱۵۳۔ اسی طرح 'المورد' میں نئی فقہ کی تدوین کی بات کہی گئی ہے۔ اشراق/۳۱۔ اس کے لحاظ سے ان اداروں کے لیے جماعت سازی نقصان دہ ہے۔ علمی کام بڑا ارتکاز چاہتے ہیں۔ اسی کے ساتھ جماعت سازی پر قدم قدم پر تنقید بھی ہے۔ ان نمبروں میں بانی تحریک اسلامی پر تیز و تند نقد کے علاوہ اس کا ایک حصہ

محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی بھی نذر رہے۔ کاش کہ یہ نمبر ان سے خالی ہوتے۔ مولانا مودودیؒ سے ہٹ کر ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مولانا کے تعلق کی جو بھی نوعیت رہی ہو لیکن واقعہ ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے 'تدبر قرآن' کی ابتدائی جلدوں کو اس کے غیر یقینی مستقبل کے باوجود جس آن بان کے ساتھ شائع کیا جس سے مارکیٹ میں اس کتاب کو اپنی جگہ بنانے میں مدد ملی، یہ تاریخ کا ایک حصہ ہے اور جناب ڈاکٹر صاحب کے بہترین کارناموں میں سے ہے۔ اصلاحی برادری کے ایک فرد کی حیثیت سے تبصرہ نگار محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں اپنے تشکر و امتنان کے جذبات کا اظہار کرتا ہے اور اس خدمت کے لیے بارگاہِ ایزدی میں ان کے لیے جزائے خیر کی دعا کرتا ہے۔

(سلطان احمد اصلاحی)

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ کی نئی پیشکش

ISLAMIC CIVILIZATION IN ITS REAL PERSPECTIVE

تحریک اسلامی کے معروف عالم دین مولانا صدر الدین اصلاحی مدظلہ کی مایہ ناز تصنیف "معرکۂ اسلام وجاھلیت" کا انگریزی ترجمہ ہے۔ اسلام کی بصیرت افروز آگہی کے لیے جاہلیت سے واقفیت ضروری ہے۔ جاہلی عناصر کس طرح اسلامی تصورات میں اپنی جگہ بناتے ہیں۔ اسلام اور جاہلیت کے درمیان مسلسل کش مکش کا انداز کیا ہے۔ خالص اسلام سے وابستگی کے تقاضے ان امور سے واقفیت کے بغیر ممکن نہیں۔

مترجم ڈاکٹر اسرار احمد خاں نے انتہائی معیاری و دلکش اسلوب میں اسے انگریزی کا جامہ پہنایا ہے۔ • صفحات ۱۳۷ • قیمت ۹۰/- روپے

ملنے کے پتے:

۱۔ ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱

۲۔ مرکزی مکتبہ اسلامی۔ ۳۰۷۱۳۵ چتلی قبر، دہلی ۱۱۰۰۰۶